فون ۴۴۹ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم منگل

قائمقام ایڈیٹر خورشید احمد

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۳۰ پیسے

جلد ۶۴/۲۹	۲۴ شعبان ۱۳۹۵ھ ۲ تبوک ۱۳۵۴ہش ۲ ستمبر ۱۹۷۵ء	نمبر ۲۰۱

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اکثر لوگ دُعا کی فلاسفی سے ناواقف ہیں

دراصل دُعا کرنا ایک قسم کی موت کا اختیار کرنا ہوتا ہے

"میرا مذہب بیماریوں سے دعا کے ذریعہ سے شفا کے متعلق ایسا ہے کہ جتنا میرے دل میں ہے اتنا میں ظاہر نہیں کر سکتا طبیب ایک حد تک چل کر ٹھہر جاتا ہے اور مایوس ہو جاتا ہے مگر اس کے آگے خدا تعالیٰ دعا کے ذریعہ سے راہ کھول دیتا ہے۔ خدا شناسی اور خدا تعالیٰ پر توکل اسی کا نام ہے کہ جو حدیں لوگوں نے مقرر کی ہوئی ہیں ان سے بڑھ کر رجا پیدا ہو ورنہ اس میں تو آدمی زندہ ہی مر جاتا ہے۔ اِس جگہ سے اللہ تعالیٰ کی شناخت شروع ہو جاتی ہے۔ مجھے ایسے معاملات میں مولوی رومی کا یہ شعر بہت پسند آیا ہے ؎

اے کہ خواندی حکمتِ یونانیاں ✣ حکمتِ ایمانیاں را ہم بخواں

عام لوگوں کے نزدیک جب کوئی معاملہ یاس کی حالت تک پہنچ جاتا ہے خدا تعالیٰ اندر ہی اندر تصرفات شروع کرتا ہے اور معاملہ صاف ہو جاتا ہے۔

دعا کے واسطے بہت لوگوں کے خطوط آتے ہیں۔ ہر ایک کے لئے جو دعا کے واسطے لکھتا ہے دعا کرتا ہوں لیکن اکثر لوگ دُعا کی فلاسفی سے ناواقف ہیں اور نہیں جانتے کہ دُعا کے ٹھیک ٹھکانہ پر پہنچنے کے واسطے کس قدر توجہ اور محنت درکار ہے۔ دراصل دعا کرنا ایک قسم کی موت کا اختیار کرنا ہوتا ہے۔"

(الحکم ۱۰۔ جولائی ۱۹۰۵ء)

"ہمارا تو اصل مذہب یہی ہے کہ اگر تمام دُنیا کے طبیب ناامید ہو جائیں اور موت کا فتویٰ لگائیں پھر بھی رُوحانی اسباب کے میسّر آنے پر اور کافی توجہ کے پیدا ہونے پر دُعا قبول ہو کر شفا ہو جاتی ہے۔"

(بدر ۹۔ جولائی ۱۹۰۵ء)

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

احباب خاص توجہ اور التزام کے ساتھ حضور کی صحتِ کاملہ و عاجلہ کیلئے دعائیں جاری رکھیں

ربوہ ۲ر تبوک۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق حضور کے پرائیویٹ سیکرٹری مکرم صاحبزادہ مرزا مجید احمد صاحب ایم۔اے کی طرف سے بذریعہ کیبل گرام لندن سے جو تازہ اطلاع امیر مقامی محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کے نام موصول ہوئی ہے اس کا ترجمہ درج ذیل کیا جاتا ہے:۔

"لندن ۲۹ر اگست۔ یہاں کے ایک کلینک میں وریدی ٹیکوں (INTRA VINOUS PYELOGRAPHY) کے ذریعہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے گردوں کا معائنہ کیا گیا جس سے یہ معلوم ہوا ہے کہ حضور کے گُردے خدا تعالیٰ کے فضل سے ٹھیک کام کر رہے ہیں، الحمد للہ۔

یہاں کے ایک چوٹی کے ہومیو پیتھک معالج نے بھی حضور کا معائنہ کیا اور چند دوائیں تجویز کی ہیں۔ قارورہ میں انفیکشن اور خون میں شکر کا علاج جاری ہے۔ حضور گذشتہ دو دنوں سے قدرے کمزوری محسوس فرماتے ہیں۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے جملہ احبابِ جماعت کو السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ احباب حضور کی صحتِ کاملہ و عاجلہ کیلئے خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں۔" (پرائیویٹ سیکرٹری)

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

جماعتِ احمدیہ پر یہ ذمہ داری ڈالی گئی ہے کہ اس نے تمام بنی نوعِ انسان کو چاہے وہ دُنیا کے کسی حصہ میں بس رہے ہوں حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے کے سایہ میں لانا ہے۔ اِس غرض کو پورا کرنے کے لئے "صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ" کو مضبوط بنائیے وعدوں کی ادائیگیوں کا دوسرا مرحلہ شروع ہے اس میں آپ کے کُل وعدہ کا ۲/۱۵ وصول ہو جانا چاہیئے۔ اندرون اور بیرونِ پاکستان کے وعدہ کنندگان نوٹ فرمالیں کہ چھ ماہ گذر چکے ہیں۔

(سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

تربیتی اجتماع مجالس انصار اللہ ضلع خیرپور

حسبِ منظوری محترم قائمقام صدر صاحب مجلس انصار اللہ مرکزیہ مورخہ ۵ ستمبر ۱۹۷۵ء کو مجالس انصار اللہ ضلع خیرپور کا ایک روزہ تربیتی اجتماع منعقد ہو رہا ہے۔ ضلع خیرپور کے انصار سے درخواست ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں اِس اجتماع میں شمولیت فرمائیں اور اس کی برکات سے فائدہ اُٹھائیں۔ جزاکم اللہ

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

پبلشر مسعود احمد ✣ پرنٹر: سید عبد الحی ✣ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ✣ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رپورٹ نمبر ۶:
(قسط دوم)

لندن میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی مصروفیت

احباب انگلستان کے لئے علوم و معارف سے اپنی جھولیاں بھرنے اور سکینت قلب کی دولت سے مالامال ہونے کے انمول مواقع

بعض دن تو حضور نصف شب کے بعد تک اپنے خدام میں رونق افروز رہ کر انہیں حقائق و معارف سے مستفیض فرماتے ہیں

:: الفضل کے نامہ نگار خصوصی کے قلم سے ::

۱۹ اگست ۱۹۷۵ء بروز منگل

حسب معمول نماز فجر، تلاوت قرآن مجید اور ناشتہ وغیرہ سے فارغ ہونے کے بعد حضور ایدہ اللہ آج صبح ساڑھے دس بجے مشن ہاؤس کے دفتر میں تشریف لائے اور ایک بجے دوپہر ڈاک ملاحظہ فرمانے، آمدہ خطوط پر نوٹ تحریر فرمانے اور بعض خطوط کے جواب لکھوانے نیز مکرم بشیر احمد صاحب رفیق امام مسجد کو مقامی مسائل کے بارہ میں ہدایات دینے میں بہت مصروف رہے۔ ایک بجکر پانچ منٹ پر حضور دفتر سے قیامگاہ میں واپس تشریف لائے۔

حسب معمول دوپہر کا کھانا تناول فرمانے، ظہر اور پھر عصر کی نمازیں ادا کرنے اور درمیان میں آرام فرمانے کے بعد حضور سوا چھ بجے شام موٹر کار میں بیٹھ کر سیر کیلئے تشریف لے گئے۔ روزانہ جب حضور سیر کیلئے تشریف لیجاتے ہیں تو احباب حضور کے سیر کیلئے جانے اور سیر سے واپس تشریف لانے کے وقت جمع ہو جاتے ہیں، اس طرح بعض احباب کو کھڑے کھڑے حضور سے مختصر ملاقات کرنے کا شرف حاصل ہو جاتا ہے۔ حضور جب آج سیر کی غرض سے تشریف لے جانے کیلئے باہر تشریف لائے تو مکرم سید امتیاز علی شاہ صاحب کو حضور سے مصافحہ اور مختصر ملاقات کرنے کا شرف حاصل ہوا۔ حضور نے ان سے کھڑے کھڑے چند منٹ گفتگو فرمائی۔

آج حضور مشن ہاؤس سے چند میل کے فاصلہ پر رچمنڈ پارک Richmond Park کے وسطی حصہ میں تشریف لے گئے۔ حضور اس مصنوعی جھیل تک پیدل تشریف لے گئے جو باغ کے وسطی حصہ میں واقع ہے۔ راستہ میں حضور درختوں کے جس جھنڈ یا ذخیرے کے پاس سے گزرتے تو درختوں کو شناخت فرما کر بلحاظ عمر بعض درختوں کی قدامت کا اندازہ لگاتے اور ان کی لکڑی میں پائی جانیوالی خاصیت پر روشنی ڈالتے۔ جھیل کے قریب پہنچ کر حضور نے اس کے ساتھ ساتھ نصف گھنٹہ کے قریب چہل قدمی فرمائی اور ساڑھے سات بجے شام مشن ہاؤس واپس تشریف لے آئے۔

جب حضور مشن ہاؤس واپس پہنچے تو اُس وقت تک احباب خاصی تعداد میں وہاں جمع ہو چکے تھے۔ ان میں محترم پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام صاحب اور مکرم چوہدری ادریس نصراللہ خان صاحب ایڈووکیٹ لاہور بھی شامل تھے جو پاکستان سے یورپ کے مختلف ممالک میں ہوتے ہوئے اُسی روز لندن پہنچے تھے۔ حضور نے کار سے اُتر کر چوہدری ادریس نصراللہ خان صاحب سے اُنکے سفر کا حال دریافت فرمایا۔ بعدہٗ حضور نے دفتر میں تشریف لے جاکر محترم پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام صاحب اور انکے داماد مکرم ڈاکٹر حمید الرحمٰن صاحب کو ملاقات کا شرف بخشا جو خاصی دیر جاری رہی۔

بعد ازاں ساڑھے آٹھ بجے شام حضور نے مسجد فضل میں تشریف لا کر مغرب اور عشاء کی باجماعت نمازیں ادا کیں۔ نمازیں حضور کے ارشاد کی تعمیل میں مکرم امام صاحب مسجد لندن نے پڑھائیں۔ حضور نے گھٹنوں میں کسی قدر سختی کی تکلیف کے باعث کرسی پر بیٹھ کر نمازیں پڑھیں۔

نمازوں سے فارغ ہونے کے بعد حضور نے کھانا تناول فرمایا اور کچھ دیر آرام فرمانے کے بعد حسب معمول رات دس بجے مشن ہاؤس کی تیسری منزل میں تشریف لا کر وہاں موجود اپنے چند خدام کے درمیان رونق افروز ہوئے۔ گیارہ بجے تک ادب و احترام کے آئینہ دار بایں ہمہ بے تکلف ماحول میں مختلف دینی اور جماعتی موضوعات پر گفتگو کا سلسلہ جاری رہا۔ خدام کمال درجہ اشتیاق کے عالم میں حضور کی شفقت بھری دل موہ لینے والی باتیں سُنتے اور نصائح سے مستفیض ہوتے رہے۔ رات گیارہ بجے حضور کے قیامگاہ میں واپس تشریف لے جانے پر یہ روح پرور اور وجد آفریں مجلس اختتام پذیر ہوئی۔

۲۰ اگست ۱۹۷۵ء بروز بدھ

حسب پروگرام آج حضور نے بعض طبی معائنوں اور ٹیسٹوں کے سلسلہ میں لندن کلینک تشریف لے جانا تھا اسلئے حضور آج دفتر میں تشریف نہیں لائے۔ حضور محترم صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب اور محترم شاہد احمد خان صاحب کی معیت میں ۹ بجے صبح لندن کلینک تشریف لے گئے اور ایکسرے ٹیسٹ مکمل ہونے کے بعد ۱۱½ بجے قبل دوپہر واپس تشریف لائے۔ وہاں حضور کا سینہ کے ایکسرے کے علاوہ ریڑھ کی ہڈی کے متعدد ایکسرے ہوئے۔ ڈاکٹروں کی رائے کے مطابق بفضل اللہ تعالیٰ پھیپھڑے دل دیگر اعضائے رئیسہ اور ریڑھ کی ہڈی کے تمام جوڑ صحیح حالت میں ہیں اور یہ سب اعضاء بلحاظ عمر صحیح کام کر رہے ہیں فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

آج چونکہ حضور نے لندن سے پچاس میل دُور ڈیوک آف بیڈفورڈ اور جمی چیپرفیلڈ (Duke of Bedford and Jimony Chipperfield) کے محل سے ملحق Safari Garden (جنگلی جانوروں کا باغ) جو Woburn Wild Animal Kingdom کے نام سے موسوم ہے کی سیر کیلئے تشریف لے جانا تھا اسلئے حضور ایدہ اللہ اور حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا دوپہر کے کھانے اور ظہر و عصر کی نمازوں سے فارغ ہونے کے بعد آرام کئے بغیر تین بجے سہ پہر مکرم امام مسجد لندن اور بعض دیگر احباب کی معیت میں بذریعہ موٹر کار ڈیوک آف بیڈفورڈ کے محل Woburn Abbey روانہ ہوئے۔ پانچ بجے سہ پہر حضور مع دیگر اہل قافلہ کئی ایکڑ میں پھیلے ہوئے جنگلی جانوروں کے اُس باغ میں پہنچے۔ لوگ روزانہ ہی بڑی کثرت کیساتھ اس باغ کو دیکھنے آتے ہیں۔ اس باغ کی سیر موٹروں میں بیٹھ کر اور موٹر کے شیشے چڑھا کر کیجاتی ہے جو Safari Drive کہلاتی ہے۔ اس طرح ایسے جنگلی اور وحشی جانوروں اور درندوں کو جنکے قریب جانا عام حالات میں جان کو خطرہ میں ڈالنے کے مترادف ہوتا ہے پوری آزادی کی حالت میں انتہائی قریب سے دیکھنے اور انکی عادات اور جبلّی خواص کا گہری نظر سے مطالعہ کرنے کا موقع ملتا ہے۔

قریباً ۴۵ منٹ تک اس باغ میں سے گزرنے اور جنگلی جانوروں کا انتہائی قریب سے مشاہدہ کرنے کے بعد حضور معہ اہل قافلہ باغ کے اُس حصہ میں تشریف لائے جو Picnic Area یعنی تفریحی علاقہ کہلاتا ہے۔ یہاں ایک نہایت خوشنما مصنوعی جھیل ہے جس میں لوگ چھوٹی چھوٹی کشتیوں میں بیٹھ کر سیر کرتے ہیں۔ حضور نے اس حصہ باغ میں تھوڑی دیر چہل قدمی فرمانے کے علاوہ ہوٹل میں چاء نوش فرمائی اور پھر سوا چھ بجے وہاں سے روانہ ہو کر آٹھ بجے شام مشن ہاؤس واپس تشریف لے آئے۔

خیال تھا موٹر میں سو میل سفر کرنے اور خاصی دیر باغ میں چہل قدمی اور سیر کرنے کی وجہ سے قدرتاً حضور کو تھکان ہو گئی ہوگی اور شاید حضور آج رات اپنے خدام کے درمیان رونق افروز ہونے کیلئے تشریف نہ لاسکیں گے لیکن خدام کی حیرت اور خوشی کی انتہا نہ رہی جب انہوں نے دیکھا کہ دس بجے شب حضور مشن ہاؤس کی تیسری منزل میں تشریف لے آئے۔ حضور کے تشریف لاتے ہی مشن ہاؤس میں مقیم احباب اور مختلف ڈیوٹیوں پر مقرر خدام مکرم منیر الدین صاحب شمس نائب امام مسجد لندن کے کمرہ میں جہاں حضور رونق افروز ہوتے ہیں پہنچنا شروع ہو گئے دیکھتے ہی دیکھتے وہ پُرلطف مجلس جس کے مشن ہاؤس میں مقیم احباب اور خدام منتظر رہتے ہیں جم گئی۔ پہلے تو حضور نے اپنے خدام میں سے مکرم عبدالرشید صاحب برادر اصغر پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام صاحب، مکرم چوہدری اعجاز احمد صاحب، مکرم [illegible] سے انکا حال احوال دریافت فرمایا اور شفقت و پیار کے رنگ میں ان سے گفتگو فرماتے رہے۔ کچھ دیر بعد مکرم ڈاکٹر داؤد خان بشارت اکبر صاحب ایم، آر، سی، پی جنہیں ان ایام میں حضور کی طبّی خدمات سرانجام دینے کا شرف حاصل ہے، حضور کی مجلس سے فیضیاب ہونیکے اشتیاق میں آگئے۔ ان کے تشریف لانے پر علاج معالجہ بالخصوص ایلوپیتھی، ہومیوپیتھک، بایوکیمک اور یونانی طریق علاج اور ان کی ادویہ کے خواص اور تاثیرات نیز مختلف ادویہ کے بارہ میں جدید تحقیقات پر دیر تک گفتگو ہوتی رہی۔ اس ضمن میں حضور نے علی الخصوص وٹامن سی اور وٹامن ای کے بارہ میں جدید تحقیق اور High Potency میں ان کے استعمال کے ذریعہ بعض انتہائی خطرناک اور مہلک امراض سے مکمل شفایابی کے حیرت انگیز تجربات اور ان کے خوشکن نتائج پر بہت تفصیل سے روشنی ڈالی۔

(باقی صفحہ ۶ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فضائل قرآن مجید

(مکرمہ امۃ الرفیق صاحبہ طاہرہ بی اے بنت مولانا ابوالعطاء صاحب جالندھری)

خدائے قدوس ابتدائے آفرینش سے اپنے نبیوں کی معرفت اس جلیل القدر تجلی اور انتہائی شاندار آسمانی بادشاہت کی بشارت انسانوں کو دیتا چلا آیا ہے جس کا نزول سید ولد آدم و المرسلین محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ظہور پرنور سے ہوا۔ چنانچہ ہمارے پیارے نبی سب نبیوں کی انتہا ہیں اور دین اسلام تمام ادیان کی انتہا ہے اور قرآن مجید تمام آسمانی کتب کی انتہا ہے۔ اس لئے دین اسلام خاتم الادیان ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء ہیں۔ اور قرآن مجید خاتم الکتب ہے۔ یہی دین اسلام ہمیشہ کے لئے ایک زندہ مذہب ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ کے لئے ایک زندہ رسول ہیں۔ اور قرآن مجید ہمیشہ کے لئے ایک زندہ کتاب ہے

صحف سابقہ کے بغور مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ خدا تعالےٰ نے اس آسمانی بادشاہت کی بشارت اپنے گزشتہ نبیوں کو دی تھی۔ تاکہ وہ اس شاندار رسول پر ایمان لائیں اور اس آسمانی بادشاہت سے روحانی حصہ پائیں چنانچہ حضرت موسےٰ علیہ السلام سے خدا تعالےٰ نے فرمایا:۔

"میں ان کے لئے ان کے بھائیوں میں سے تجھ سا ایک نبی برپا کروں گا اور اپنا کلام اس کے منہ میں ڈالوں گا اور جو کچھ میں اسے فرماؤں گا وہ سب ان سے کہے گا"

(استثناء باب ۱۸ آیت ۱۸)

پھر اس کے بعد موجودہ زمانہ میں اللہ تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بھیجا اور آپ نے دنیا کو قرآن مجید کی طرف بلاتے ہوئے فرمایا:۔

"ہم اس بات کے گواہ ہیں اور تمام دنیا کے سامنے اس شہادت کو ادا کرتے ہیں کہ ہم نے اس حقیقت کو جو خدا تک پہنچاتی ہے قرآن سے پایا۔ ہم نے اس خدا کی آواز سنی۔ اور اس کے پُرزور بازو کے نشان دیکھے جس نے قرآن کو بھیجا سو ہم یقین لائے کہ وہی سچا خدا اور تمام جہانوں کا مالک ہے۔ ہمارا دل اس یقین سے ایسا پُر ہے جیسا کہ سمندر کی زمین پانی سے۔ سو ہم بصیرت کی راہ سے اس دین اور اس روشنی کی طرف ہر ایک کو بلاتے ہیں"

(کتاب البریہ صفحہ ۶۵)

خدا تعالےٰ نے قرآن مجید کو بہترین اور خوبصورت ترین شکل میں نازل فرمایا۔ اور اس کو تمام خوبیوں سے مزین کیا اس کی خوبیوں میں سے چند بڑی یہ ہیں۔

عربی زبان

قرآن مجید کو اللہ تعالےٰ نے عربی زبان میں نازل فرمایا۔ جو "ام الالسنۃ" یعنی سب زبانوں کی ماں ہے۔ اس وجہ سے کہ قرآن مجید سب جہانوں کے لئے تھا فرمایا

اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ

عرب لوگ شروع ہی سے اپنی زبان عربی پر فخر کرتے تھے۔ اور باقی زبانیں بولنے والوں کو "عجمی" یعنی گونگا کہتے تھے۔ عرب کسی اور زبان کو قابل اعتنا نہیں سمجھتے تھے۔ قرآن مجید کو خدا تعالےٰ نے ایسی عربی زبان میں نازل کیا جس کی نظیر لانے سے بڑے بڑے شعراء اور ادیب عاجز آ گئے حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

"معجزات اور خوارق قرآنی چار قسم پر ہیں۔
۱۔ معجزات عقلیہ
۲۔ معجزات علمیہ
۳۔ معجزات برکات روحانیہ
۴۔ معجزات تصرفات خارجیہ"

(سرمہ چشم آریہ صفحہ ۱۳)

پھر حضور فرماتے ہیں:۔

"اصل خوبی اور حسن و جمال قرآن شریف کا پہلے تینوں قسم کے معجزات سے وابستہ ہے۔ بلکہ ہر ایک کلام الٰہی کا یہی نشان اعظم ہے کہ یہ تینوں قسم کے معجزات کسی قدر اس میں پائے جائیں اور قرآن شریف میں تو یہ ہر سہ قسم کے اعجاز اعلیٰ و اکمل و اتم طور پر پائے جاتے ہیں اور اسی لئے قرآن شریف اپنی بے مثل و مانند ہونے کے اثبات میں بار بار پیش کرتا ہے۔ جیسا کہ فرماتا ہے

قُلْ لَّئِنِ اجْتَمَعَتِ الْاِنْسُ وَالْجِنُّ عَلٰٓى اَنْ يَّاْتُوْا بِمِثْلِ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لَا يَاْتُوْنَ بِمِثْلِهٖ وَلَوْ كَانَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ ظَهِيْرًا

(سرمہ چشم آریہ صفحہ ۱۳)

خدا تعالےٰ فرماتا ہے:۔

لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰى جَبَلٍ لَّرَاَيْتَهٗ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ وَتِلْكَ الْاَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ

(الحشر ع ۳)

قرآن مجید نے عظیم الشان طریق پر دشمنان اسلام کو چیلنج دیا کہ وہ قرآن مجید کے مقابلہ پر کوئی سورۃ لے آئیں۔ چنانچہ سب سے پہلے دس سورتیں لانے کے لئے کہا۔ (سورۃ ہود) پھر فرمایا:۔

وَاِنْ كُنْتُمْ فِيْ رَيْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰى عَبْدِنَا فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ وَادْعُوْا شُهَدَآءَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ۔

(البقرہ ۲۴)

یعنی اگر تم اس کلام کے بارہ میں جو ہم نے اپنے بندہ پر نازل کیا ہے کچھ شک میں ہو تو اس جیسی سورۃ لے آؤ۔ اور اپنے گواہوں کو بلا لو۔ اگر تم سچے ہو

تیرہ سو برس سے اس چیلنج کو پورا کرنے کی بہت سے بڑے لوگوں نے کوشش کی مگر وہ عاجز و نادان کی طرح ہی بیٹھے رہے۔ قرآن مجید بیان فرماتا ہے:۔

وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا قَالُوْا قَدْ سَمِعْنَا لَوْ نَشَآءُ لَقُلْنَا مِثْلَ هٰذَآ ۙ اِنْ هٰذَآ اِلَّآ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ۔

(الانفال آیت ۳۲)

یعنی جب ان پر ہماری آیتیں پڑھی جاتی ہیں تو وہ کہتے ہیں ہم نے سن لیا ہے۔ اور اگر ہم چاہیں تو اس جیسا کہہ لیں یہ ہے کیا؟ صرف پہلے لوگوں کی کہانیاں ہیں۔

یہ اعتراض بوجہ عجز ہے زیادہ حقیقت نہیں رکھتا۔ سیدنا حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

"پھر تیسرا معجزہ قرآن شریف کا جو ہماری نظروں کے سامنے موجود ہے اس کے حقائق و معارف و لطائف و نکات ہیں جو اس کی فصیح و بلیغ عبارات میں بھرے ہوئے ہیں اس معجزہ کو قرآن شریف میں بہت شدومد سے بیان کیا گیا ہے اور فرمایا ہے کہ تمام جن و انس اکٹھے ہو کر اس کی نظیر بنانا چاہیں تو ان کے لئے ممکن نہیں یہ معجزہ اس دلیل سے ثابت ہے اور متحقق الوجود ہے کہ اس پر زمانہ تیرہ سو برس سے زیادہ گزر رہا ہے باوجودیکہ قرآن شریف کی منادی ہر ایک زمین میں ہو رہی ہے۔ اور بڑے زور سے "ھل من معارض" کا نقارہ بجایا جاتا ہے۔ مگر کبھی کسی طرف سے آواز نہیں آئی پس اس بات سے بڑھ کر ثبوت کیا ہے کہ تمام انسانی قوتیں قرآن شریف کے مقابلہ و معارضہ سے عاجز ہیں۔ بلکہ اگر قرآن شریف کی صدہا خوبیوں میں سے صرف ایک خوبی کو پیش کر کے اس کی نظیر مانگی جائے تو انسان ضعیف البنیان سے یہ بھی ناممکن ہے کہ اسکی ایک جزو کی نظیر پیش کر سکے"

(تصدیق النبی صفحہ ۲۲)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"ہمارا خداوند کریم کہ جو دلوں کے پوشیدہ بھیدوں کو خوب جانتا ہے اس بات پر گواہ ہے کہ اگر کوئی شخص ایک ذرہ کا ہزارواں حصہ بھی قرآن شریف کی تعلیم میں کچھ نقص نکال سکے یا بمقابلہ اسکے اپنی کسی کتاب کی ایک ذرہ بھر کوئی ایسی خوبی ثابت کر سکے کہ جو قرآنی تعلیم کے برخلاف ہو اور اس سے بہتر ہو تو ہم سزائے موت بھی قبول کرنے کو تیار ہیں" (براہین احمدیہ ص۲۸۸ حاشیہ)

غرض قرآن مجید کی زبان عربی میں ایسی خوبیاں ہیں جس کا رد ممکن نہیں۔ دوسری خوبی قرآن مجید کی اس کی بے مثل حفاظت ہے جس کے بارہ میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔

إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ۔

یہ مکی آیت ہے اور اس وقت ابھی ابتدا تھی اسلام کی۔ مسلمان نہایت غربت اور کمزوری کی حالت میں تھے۔ کفار نہایت سختیاں کرتے تھے۔ مگر قرآن کا یہ اعلان تھا کہ ہم نے ہی اس قرآن مجید کو نازل کیا ہے اور ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں۔ کفار کی شدت کا یہ عالم تھا کہ وہ کہتے تھے۔

لَا تَسْمَعُوا لِهَٰذَا الْقُرْآنِ وَالْغَوْا فِيهِ لَعَلَّكُمْ تَغْلِبُونَ۔

(حٰم السجدہ ۴)

یعنی اس قرآن مجید کو نہ سنو اور اس کے سنانے کے وقت شور مچا دو شاید کہ تم غالب آجاؤ۔ پھر اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے رفیق حضرت ابوبکرؓ کے ساتھ نہایت کسمپرسی کی حالت میں مکہ سے نکلے اور مدینہ کی راہ لی آپ کے متبعین کو بھی ہجرت کرنا پڑی غار میں چھپے دشمن قریب آگیا اور فرمایا:

لَا تَحْزَنْ إِنَّ اللَّهَ مَعَنَا۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ نے دشمن کو نامراد کر دیا اور آپ بخیر و عافیت مدینہ پہنچ گئے۔ یہاں حالات مختلف تھے۔ ماحول مختلف تھا۔ مگر خدا تعالیٰ کا وعدہ روز بروز روشن تر صورت میں پورا ہو رہا تھا۔ جلد ہی آپ کے ارد گرد بہت سے عاشقانِ اسلام جمع ہو گئے جنہوں نے اپنی زندگیاں خدمتِ قرآن اور حفاظتِ قرآن میں وقف کر دیں اور بہت سے حفاظ نے اس کو اپنے سینوں میں محفوظ کر لیا۔ اور اس طرح حفاظت قرآن کا انتظام ہوا اور خدا تعالیٰ کا یہ وعدہ پورا ہوا۔

إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ۔

(الحجر ۱۰)

حضرت مسیح موعودؑ حفاظت قرآن کریم کے سلسلہ میں فرماتے ہیں۔

"قرآن شریف میں یہ وعدہ تھا کہ خدا تعالیٰ فتنوں اور خطرات کے وقت میں دین اسلام کی حفاظت کرے گا جیسا کہ وہ فرماتا ہے إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ سو خدا تعالیٰ نے بموجب اس وعدہ کے چار قسم کی حفاظت اپنے کلام کی کی۔ اول حافظوں کے ذریعہ سے اس کے الفاظ اور ترتیب کو محفوظ رکھا۔ اور ہر ایک صدی میں لاکھوں ایسے انسان پیدا کئے جو اس کی پاک کلام کو اپنے سینوں میں حفظ رکھتے ہیں ایسا حفظ کہ اگر ایک لفظ پوچھا جائے تو اس کا اگلا پچھلا بتا سکتے ہیں اور اس طرح پر قرآن کو تحریف لفظی سے ہر ایک زمانہ میں بچایا۔ دوسرے ایسے ائمہ اور اکابر کے ذریعہ سے جن کو ہر ایک صدی میں فہم قرآن عطا ہوا ہے جنہوں نے قرآن شریف کے اجمالی مقامات کی احادیث نبویہ کی مدد سے تفسیر کر کے خدا کی پاک کلام اور پاک تعلیم کو ہر ایک زمانہ میں تحریف معنوی سے محفوظ رکھا۔ تیسرے متکلمین کے ذریعہ سے جنہوں نے قرآنی تعلیمات کو عقل کے ساتھ تطبیق دے کر خدا کی پاک کلام کو فلسفیوں کے ذریعہ سے جنہوں نے قرآنی تعلیمات کو عقل کے ساتھ تطبیق دے کر خدا کی پاک کلام کو ہر ایک زمانہ میں معجزات اور معارف کے منکروں کے حملہ سے بچایا ہے"

(ایام الصلح ص۵۵)

خدا تعالیٰ نے قرآن شریف کی نہ صرف لفظی حفاظت کی اور اسے بچایا بلکہ اس کی معنوی حفاظت بھی کی۔ وید اور انجیل وغیرہ میں سے کوئی بھی اصلی حالت میں نہیں ہے۔ انجیل کے ہر ایڈیشن میں الفاظ کی تبدیلی ہوتی رہتی ہے۔ آیتوں کی کمی بیشی ہوتی ہے بعض جگہ آیتوں کی آیتیں حذف ہو جاتی ہیں جب کہ قرآن مجید کا ایک شعشہ بھی تبدیل نہیں ہوا۔ واقعاتی طور پر ساری دنیا میں کوئی بھی وید اور انجیل وغیرہ کا حافظ موجود نہیں۔ جب کہ قرآن شریف کے ہزاروں لاکھوں حافظ موجود ہیں۔ جن کے سینے اس سے منور ہیں چنانچہ قرآن کی حفاظت بے مثال ہے اور یہ وہی قرآن ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھا۔ مسلمان لوگوں کے علاوہ غیر بھی اس بات کا اعتراف کرتے ہیں۔ چنانچہ مشہور مستشرق ولیم میور لکھتا ہے۔

"There is otherwise every security internal and external that we possess a text same as that which Mohammad himself gave forth and used"

یعنی یہ قرآن مجید بعینہ وہی ہے جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے خود استعمال فرمایا۔ اور اپنی امت کو دیا یہ بات اندرونی اور بیرونی شہادتوں سے ثابت ہے۔

Life of Mohammad by Sir William Muir page 551

پھر سر ولیم میور ہی مزید لکھتا ہے:-

"A similer gaurantee existed in the feeling of the people at large in whose soul no principle was more deeply rooted than an awful reverence for the supposed words of God."

یعنی قرآن مجید کے محفوظ رہنے کی ایک گارنٹی یہ بھی ہے کہ ہر مسلمان کے دل میں یہ بات نقش ہے کہ قرآن شریف کا ہر شوشہ اور لفظ خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے۔ اس سے قرآن مجید کی حفاظت کا پتہ چلتا ہے۔ چنانچہ جب چند جنات قرآن سن کر اپنی قوم میں گئے تو خدا تعالیٰ نے اسے بیان فرمایا ہے۔

اَنَّا لَمَسْنَا السَّمَاءَ فَوَجَدْنَاهَا مُلِئَتْ حَرَسًا شَدِيدًا وَشُهُبًا ۔ وَأَنَّا كُنَّا نَقْعُدُ مِنْهَا مَقَاعِدَ لِلسَّمْعِ فَمَن يَسْتَمِعِ الْآنَ يَجِدْ لَهُ شِهَابًا رَّصَدًا۔

یعنی ہم آسمان کو چھو لیا کرتے تھے۔ مگر اب جب چھوا تو شہابوں سے بھرا ہوا پایا۔ اور ہم باتیں سنا کرتے تھے مگر اب جانے والے کو پتھر پڑتے ہیں۔ اس کی تفسیر حضرت مصلح موعودؓ نے فضائل القرآن میں یہ فرمائی ہے کہ آسمان روحانیت سے جو کتاب اب نازل ہوئی ہے۔ اس میں تحریف و تبدیل نہیں ہو سکتی۔ اور یہ ہمیشہ کے لئے قائم اور دائم ہے۔ (باقی)

جامعہ احمدیہ میں داخلہ

ایسے واقفین زندگی طلباء جن کی تعلیم کم از کم میٹرک پاس یا اس سے زیادہ ہے اور کسی وجہ سے ۲۳ اگست کو انٹرویو کے لئے نہیں آسکے۔

۲۔ جنہوں نے میٹرک ایف اے اور ایم اے وغیرہ میں سے کوئی امتحان تو دیا ہوا ہے لیکن ابھی نتیجہ نہیں نکلا یا عنقریب ان میں سے کوئی امتحان دے رہے ہیں اور جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے خواہشمند ہیں فوری طور پر مندرجہ ذیل کوائف سے وکالت دیوان کو اطلاع دیں تاکہ انٹرویو کی تاریخ مقرر کر کے ان کو انٹرویو کے لئے بلایا جا سکے نیز جنہوں نے امتحان دیا ہوا ہے نتیجہ نکلنے پر اپنے نتیجہ امتحان سے بھی اطلاع دیں۔ نام ولدیت۔ پتہ۔ کس کلاس کا امتحان دیا ہوا ہے۔ کس کلاس کا امتحان دے رہے ہیں۔ امتحان کب شروع ہو رہا ہے اور کب ختم ہو گا۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فہرست معاونین خصوصی تحریک جدید

ضلع گوجرانوالہ

۱۔ مکرم الحاج محمد شریف صاحب بیت الشمس گوجرانوالہ ۔/۱۱۰۰
۲۔ " اقبال الٰہی صاحب سیٹلائٹ ٹاؤن " ۔/۱۰۰۰
۳۔ " خواجہ منصور احمد صاحب " ۔/۱۰۰۰
۴۔ " محمد داؤد صاحب ابن چوہدری محمد مالک صاحب گگھڑ ۔/۱۰۰۰

ضلع ملتان

۱۔ مکرم ملک فاروق احمد صاحب کھوکھر ملتان ۔/۱۰۰۰
۲۔ " میاں مبارک الدین صاحب " ۔/۱۰۰۰
۳۔ " چوہدری منور احمد صاحب یونین سائیکل ورکس " ۔/۱۰۰۰
۴۔ " عبداللطیف صاحب پاؤنیر الیکٹرک کمپنی " ۔/۱۰۰۰
۵۔ " ڈاکٹر خلیل الرحمٰن صاحب نشتر ہسپتال " ۔/۱۰۰۰
۶۔ " قاضی افتخار احمد صاحب " ۔/۱۰۰۰
۷۔ " ڈاکٹر شیخ محمد شفیق صاحب سہگل " ۔/۱۰۰۰
۸۔ " محمد انور صاحب سہگل " ۔/۱۰۰۰
۹۔ " شیخ اشفاق احمد صاحب " ۔/۱۰۰۰
۱۰۔ " شیخ محمد اسلم و محمد سلیم صاحبان دنیا پور ضلع " ۔/۱۰۰۰

ضلع ساہیوال

۱۔ مکرم ڈاکٹر کیپٹن عطاء الرحمٰن صاحب امیر جماعت احمدیہ ساہیوال ۔/۱۰۰۰
۲۔ " میاں محمد عمر صاحب ریٹائرڈ ایس۔ پی " ۔/۱۰۰۰
۳۔ محترمہ بیگم چوہدری محمد شریف صاحب مرحوم معرفت سیٹھ محمد صالح صاحب " ۔/۱۰۰۰
۴۔ مکرم چوہدری اقبال احمد صاحب چک 35/11-L ضلع " ۔/۱۰۰۰
۵۔ " " نصیر احمد صاحب باجوہ " " " ۔/۱۰۰۰
۶۔ " شیخ ناصر احمد سعید احمد صاحبان اوکاڑہ " " ۔/۱۰۰۰
۷۔ " ڈاکٹر محمد اقبال صاحب " " " ۔/۱۰۰۰
۸۔ " شیخ محمد اقبال صاحب دیہاتی جنرل اڈو " " ۔/۱۰۰۰
۹۔ " کیپٹن چوہدری خورشید احمد صاحب " " ۔/۱۰۰۰
۱۰۔ " میاں جہانگیر خان صاحب ڈوحولی وساہیوالہ " " ۔/۱۰۰۰
۱۱۔ " چوہدری حفیظ احمد صاحب چک 96/9-L " " ۔/۱۰۰۰
۱۲۔ " غلام احمد صاحب ٹھیکیدار دیپالپور " " ۔/۱۰۵۰

ان سب کے لئے قارئین سے دعا کی درخواست ہے۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

تجاویز برائے شوریٰ انصار اللہ

انصار اللہ کے مرکزی سالانہ اجتماع کے موقع پر مجلس شوریٰ بھی منعقد ہوتی ہے۔ امسال مرکزی سالانہ اجتماع انشاء اللہ العزیز ۳۱؍اکتوبر، یکم و ۲؍نومبر ۱۹۷۵ء ربوہ میں منعقد ہوگا۔ جو مجالس شوریٰ انصار اللہ کے لئے تجاویز بھجوانا چاہتی ہوں وہ براہ کرم اپنی مجلس عاملہ کی منظوری کے بعد معین الفاظ میں خوشخط لکھ کر جلد دفتر مرکزیہ میں بھجوا دیں۔ اس امر کی خاص پابندی کی جائے کہ تجاویز مجلس عاملہ کی منظوری کے بعد مرکز میں بھجوائی جائیں اور تجاویز بھجواتے وقت اس بات کی وضاحت کر دی جائے کہ مجلس عاملہ کے فلاں تاریخ کے اجلاس میں یہ تجاویز پیش ہو کر پاس ہوئیں۔

تجاویز بھجوانے کی آخری تاریخ ۲۰؍ستمبر مقرر کی گئی ہے۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

نتیجہ امتحان ناصرات الاحمدیہ ربوہ منعقدہ ۲۸؍مئی ۱۹۷۵ء

۲۸؍مئی کو نصرت گرلز ہائی سکول، فضل عمر سکول، دارالنصر سکول، دارالبرکات سکول، دارالیمن سکول، دارالصدر پرائمری سکول، محلہ دارالصدر غربی الف سے کل ۱۰۲۹ ناصرات تحریری امتحان میں شامل ہوئیں۔ تفصیل حسب ذیل ہے:۔

کل پاس ہونے والی ناصرات ۷۰۸
زبانی پاس " ۲۰۶

امتیازی نتیجہ

معیار اول:۔

فرحانہ بشیر جماعت دہم فضل عمر سکول ربوہ۔	اول	43/45
بشریٰ نسرین نہم بی نصرت گرلز سکول "	دوم	۴۲
طاہرہ خانم نہم اے " "	سوم	۴۱

معیار دوم:۔

نصرت ربانی ہشتم بی نصرت گرلز سکول ربوہ۔	اول	49/50
بشریٰ صادقہ ہشتم ڈی " "	دوم	۴۶
ناصرہ پروین۔ دارالیمن مڈل سکول "	سوم	۴۵
بشریٰ قمر قریشی ہفتم نصرت گرلز سکول "	سوم	۴۵

معیار سوم:۔

فوزیہ اختر۔ ششم اے نصرت گرلز سکول ربوہ	اول	47/50
ساجدہ نزہت " "	دوم	۴۶
بشریٰ فراز ششم فضل عمر سکول "	سوم	۴۵

(سیکرٹری ناصرات الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

خالی اسامیاں

ایک سٹینو ٹائپسٹ اور آٹھ جونیئر کلرکوں کی اسامیوں کے امیدوار Employment Exchange Lahore کے ذریعہ انٹرویو اور Test کے لئے ۸/۹/۷۵ کو ۸ بجے صبح اپنی درخواست اور مصدقہ نقول لے کر سپرنٹنڈنگ انجینئر II پراونشل بلڈنگ سرکل ۶۶۔ فیروز پور روڈ لاہور حاضر ہو جائیں۔ دیگر کوائف و تنخواہ وغیرہ کے لئے ملاحظہ فرمائیں پاکستان ٹائمز ۲۶/۸/۷۵

(ناظر تعلیم)

دعائے مغفرت

مکرم چوہدری فتح محمد صاحب سابق ہیڈ ماسٹر و پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چک 9/12-L ضلع ساہیوال مورخہ ۹؍اگست کو دیوار گرنے کی وجہ سے اس کے نیچے دب کر وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

مرحوم موصی تھے اور مقبرہ بہشتی میں دفن ہوئے۔ جنازہ خاکسار نے پڑھایا۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ ان کی مغفرت کے لئے دعا فرمائیں۔

(حکیم عبدالواجد واقف زندگی ربوہ)

درخواست ہائے دعا

۱۔ مکرم محترم شیخ محمد یوسف صاحب سیکرٹری ضیافت جماعت احمدیہ لائلپور آجکل کاروباری لحاظ سے سخت پریشان ہیں اور ان کا کاروبار تقریباً ختم ہونے کے برابر ہے۔ احباب دعا فرمائیں خدا تعالیٰ ان کے کام میں ترقی دے اور ہر پریشانی سے محفوظ رکھے آمین۔ (حافظ محمد اکرم حفیظ الحاج فضل عمر لائبریری لائلپور)

۲۔ میری اہلیہ صاحبہ ایک عرصہ سے بیمار چلی آرہی ہیں۔ احباب سے درخواست ہے کہ موصوفہ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائی جائے۔

(عبدالرب غیرت انسپکٹر بیت المال ضلع شیخوپورہ حال کرتو ضلع شیخوپورہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لندن میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی مصروفیات

(بقیہ صفحہ ۲)

اسی ضمن میں جب یہ مسئلہ بھی زیرِ غور آیا کہ آجکل Synthetic یعنی مصنوعی طریق پر بھی وٹامن تیار کئے جا رہے ہیں اور مکرم داؤد خان صاحب نے مصنوعی طریق پر وٹامن بنانے کے بنیادی اصول پر روشنی ڈالی تو حضور نے فرمایا کہ مصنوعی طریق پر حاصل کئے ہوئے وٹامنز قدرتی چیزوں سے حاصل کئے ہوئے وٹامنز کا ہرگز مقابلہ نہیں کر سکتے یہی وجہ ہے کہ نامور دواساز کمپنیوں کے مصنوعی طور پر بنائے ہوئے وٹامن بھی بے اثر ثابت ہو رہے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بنیادی طور پر Synthetic چیزیں بنانے کا مسئلہ حل فرما دیا ہے حضور علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ خدا تعالیٰ کی صفات اور قدرتوں کے جلوے غیر محدود ہیں اسی لئے اس کی پیدا کردہ اشیاء کے خواص اور ان میں پوشیدہ تاثیرات بھی غیر محدود ہیں۔ انسان ان کا احاطہ کر ہی نہیں سکتا۔ اور جب وہ ان کا احاطہ کر ہی نہیں سکتا تو پھر اس کی اپنے طور پر مصنوعی رنگ میں بنائی یا حاصل کی ہوئی چیزوں میں اللہ تعالیٰ کی پیدا کردہ اشیاء کے جملہ خواص آ ہی نہیں سکتے۔ اس طرح حضور نے مثالیں دے دے کر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے درج ذیل اشعار کی بہت ہی لطیف شرح بیان فرمائی ؎

کیا عجب تو نے ہر اک ذرہ میں رکھے ہیں خواص
کون پڑھ سکتا ہے سارا دفتر ان اسرار کا
تیری قدرت کا کوئی بھی انتہا پاتا نہیں
کس سے کھل سکتا ہے پیچ اس عقدۂ دشوار کا

حضور نے فرمایا کہ یہ ماہرین کا خیالِ خام ہے کہ مصنوعی یعنی Synthetic طریق پر حاصل کئے ہوئے وٹامنز قدرتی اشیاء سے حاصل کئے ہوئے وٹامنز کا بدل ثابت ہو سکتے ہیں۔

ادویہ کے اثر کے ضمن میں حضور نے فرمایا کہ اس میں شک نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے مختلف اشیاء میں مختلف خواص رکھے ہیں لیکن شفاء ان اشیاء یا ان سے تیار کردہ ادویہ میں نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کے اپنے ہاتھ میں ہے۔ انسان شفایاب اس وقت ہوتا ہے جب خدا تعالیٰ اسے شفاء عطا فرماتا ہے اسی لئے طب کا علم خواہ وہ ایلوپیتھی ہو یا ہومیوپیتھی یا بائیوکیمک ہو یا طب یونانی محض ایک ظنی علم ہے نہ کہ حتمی اور یقینی۔ اور اسی لئے شفاء کی تشکیل میں اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرنے کا اقرب طریق دعا ہے۔ انسان کو چاہیئے کہ شفایاب ہونے کے لئے وہ دواء ضرور کھائے لیکن دواء کی تاثیر یا ڈاکٹر کے علم پر بھروسہ نہ کرے بلکہ ساتھ کے ساتھ خدا تعالیٰ کے حضور دعا بھی کرے۔ شفا جب بھی ہو گی خدا تعالیٰ کے فضل کے نتیجہ میں ہو گی نہ کہ محض دواء کے اثر کے نتیجہ میں۔

اس امر کو مثالوں سے واضح کرتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ میں نے ہومیوپیتھی کا کچھ مطالعہ کیا ہوا ہے بعض دوست اصرار کرتے ہیں کہ میں ان کی بیماری کا کوئی علاج تجویز کروں۔ میں ان کے اصرار پر اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کرتے ہوئے اپنے محدود طبی علم کی بناء پر کوئی دواء تجویز کر دیتا ہوں اور انہیں شفاء ہو جاتی ہے۔ اس میں دواء کا دخل نہیں ہوتا کیونکہ میں طبیب نہیں ہوں بلکہ یہ نتیجہ ہوتا ہے خدا تعالیٰ کے فضل کا جو دعا کے ذریعہ حاصل ہوتا ہے۔ اسی طرح میں ایک بوٹی میں جو جنتیانہ کہلاتی ہے اور بڑھاپے کی عام جسمانی کمزوری اور اس کے نتیجہ میں پیدا ہونے والے عوارض کے لئے بہت مفید ہے شہد ملا کر اس کی گولیاں تیار کراتا ہوں۔ دوست اکثر مجھ سے وہ گولیاں مانگ کر استعمال کرتے ہیں اور انہیں خدا تعالیٰ کے فضل سے بہت فائدہ ہوتا ہے۔ ربوہ کے ایک حکیم صاحب کو بھی اس کا علم ہو گیا انہوں نے بھی اس بوٹی کے سفوف میں شہد ملا کر گولیاں بنائیں اور انہیں فروخت کرنا شروع کر دیا۔ لوگوں نے شکایت کی کہ انہیں تو گولیوں کے استعمال سے افاقہ نہیں ہوا۔ اس پر وہ حکیم صاحب میر داؤد احمد صاحب مرحوم سے کہنے لگے کہ معلوم ہوتا ہے کہ حضرت صاحب شہد کے علاوہ کوئی اور دواء بھی اس میں ملاتے ہیں جبھی حضرت صاحب کی دی ہوئی دواء مؤثر ثابت ہوتی ہے اور میری بنائی ہوئی دواء میں وہ اثر نہیں ہے حالانکہ دواء بالکل ایک ہی تھی۔ حقیقت یہی ہے کہ شفاء اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔ اس کے فضل کے نتیجہ میں ہی شفا ہوتی ہے اور اس کا فضل حاصل کرنے کا سب سے اقرب اور سب سے مؤثر ذریعہ دعا ہے۔

اسی ضمن میں حضور نے اللہ تعالیٰ کی غیر محدود قدرتوں پر بھی تفصیل سے روشنی ڈالی اور بعض ایمان افروز واقعات بیان فرما کر واضح فرمایا کہ خدا تعالیٰ کے آگے کوئی بات انہونی نہیں وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے اور جو بات انسانوں کے نزدیک ناممکن ہوتی ہے اسے وہ اپنی قدرتِ کاملہ سے ممکن کر دکھاتا ہے۔ لیکن خدا تعالیٰ اپنی کامل قدرتوں کا خارق عادت اظہار انہیں کے لئے کرتا ہے جو صحیح معنوں میں اس پر توکل کرتے ہیں۔ اسی لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ توکل سے بڑا کوئی مقام نہیں لیکن صحیح معنوں میں اللہ تعالیٰ کی ذات پر توکل کرنا بہت مشکل ہے۔

اس مجلس میں حضور نے اور بہت سے مسائل پر بھی بہت پُر معارف انداز میں روشنی ڈالی اور اللہ تعالیٰ کی غیر محدود قدرتوں اور اس کی غیر محدود صفات کے جلووں سے متعلق تازہ بتازہ بہت سے ایمان افروز واقعات بیان فرمائے۔ جملہ حاضر احباب و خدام کمال محویت کے عالم میں ان حقائق و معارف سے مستفیض ہوتے۔ وقت کا نہ حضور کو احساس رہا اور نہ احباب کو ہی خیال آیا کہ کتنا وقت گزر چکا ہے۔ اچانک حضور نے گھڑی دیکھی تو ساڑھے بارہ بج چکے تھے۔ حضور نے چند منٹ میں اپنی اس پُر معارف گفتگو کو سمیٹا اور یہ پُرکیف مجلس ایک بجے کے لگ بھگ اس حال میں اختتام پذیر ہوئی کہ ہر دل کی یہی تمنا تھی کہ اے کاش اس وجد آفریں گفتگو کا سلسلہ ابھی اور جاری رہتا۔

احباب جماعت کے نام محبت بھرا اسلام

یہ اللہ تعالیٰ کا خاص فضل اور اس کا احسان ہے کہ کثرتِ کار اور بے انتہا مصروفیت کے باوجود حضور ایدہ اللہ اور حضرت بیگم صاحبہ مد ظلہا کی عام طبیعت اچھی ہے۔ الحمد للہ۔ ابتداءً یہاں گرمی کی جو کیفیت تھی وہ بارشوں کا سلسلہ شروع ہونے کی وجہ سے ختم ہو چکی ہے اور فضا میں خنکی بڑھ جانے کی وجہ سے موسم خوشگوار ہو گیا ہے۔ نہ گرمی ہے اور نہ ابھی سردی نے شدت اختیار کی ہے فرحت بخش گلابی موسم کی کیفیت ہے۔ اس کا بھی حضور کی طبیعت پر اچھا اثر پڑا ہے اور حضور ہشاش بشاش نظر آتے ہیں۔ ہر چند کہ حضور احبابِ انگلستان سے مل کر خوش ہیں تاہم مرکز سلسلہ اور پاکستان کے احبابِ جماعت سے جدائی حضور کی طبیعت پر شاق گزر رہی ہے۔ آپ ان کی خیریت دریافت فرماتے رہتے ہیں اور ان کی دینی و دنیوی فلاح کیلئے ہر آن دعاؤں میں مصروف ہیں۔ نیز جملہ احباب کے نام السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کا محبت بھرا پیغام ارسال فرماتے ہیں۔

احبابِ جماعت اپنے پیارے اور جان و دل سے عزیز آقا کی صحت و عافیت، درازیٔ عمر، خاص حفاظت اور تائید و نصرت کے لئے وردِ و الحاح کے ساتھ بالالتزام دعائیں کرتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کا یہاں بھی اور وہاں بھی حافظ و ناصر ہو اور اپنی تائید و نصرت کے مہتم بالشان جلوے ظاہر فرما کر اسلام کو جلد از جلد دنیا میں غالب فرمائے اور ہمیں ہماری زندگیوں میں حقیقی عید کا دن دیکھنا نصیب کرے یعنی وہ دن کہ جب ہر طرف اسلام غالب نظر آئے اور تمام بنی نوع انسان ہمیشہ ہمیش کے لئے محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے آ جمع ہوں۔
آمین برحمتک یا ارحم الراحمین۔

انتخاب نمائندگان شوریٰ انصار اللہ

امسال مجلس انصار اللہ مرکزیہ کا انیسواں سالانہ تربیتی اجتماع ۳۱ر اکتوبر، یکم و ۲ر نومبر ۱۹۷۵ء بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار ربوہ میں منعقد ہو رہا ہے جس میں آپ کی مجلس کی نمائندگی ضروری ہے۔ قواعد کے مطابق ہر بیس ارکان پر ایک نمائندہ منتخب ہو گا۔ زعیم / زعیم اعلیٰ اپنے عہدہ کے لحاظ سے شوریٰ کے رکن ہیں۔ اس طرح اگر آپ کی مجلس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کوئی صحابی موجود ہوں تو وہ بھی شوریٰ کے رکن ہوں گے۔ اس کے مطابق فوری طور پر اپنی مجلس کے نمائندگان کی فہرست دفتر مرکزیہ میں بھجوا دیں۔ جزاکم اللہ۔
(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴